بیان نمبر:9

بیان : جمعة المبارک

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم،امابعد

عزیزان گرامی قدر!

اللہ رب العزت نے اپنے جن برگزیدہ بندوں کو اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارکہ کیلئے منتخب فرمایا،ان تمام کو صحابیت کا مرتبہ حاصل ہوا،اسی طرح جن نفوس قدسیہ کو خانوادۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا وہ اہلبیت نبی کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے۔دنیا کا کوئی عالم،ولی،اور صبح وشام ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والا اور سونے کے پہاڑ خرچ کرنے والا،کوئی بھی شخص ان دونوں طرح کی عظیم ہستیوں کے خاکِ پا (پاؤں کی دُھول) تک بھی پہنچ سکتا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ,,اَصحابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ،، (میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے)اور ,,مِثْلُ اَهْلِ بَیْتِی کَسَفِیْنَةِ نُوحٍ مَنْ رَکِبَهَا نَجَاوَمَنْ خَلَفَ غَرَقَهَا،، (میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے،جواسمیں میں سوار ہوگیا نجات پاگیا اور جس نے رُوگردانی کی (منہ موڑا) ہلاک ہوگیا) نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ دونوں فرامین مبارکہ عام ہیں۔ان فرامین مصطفوی میں کسی صحابی یا اہلبیت میں سے کسی شخصیت کی تخصیص نہیں ہے۔ہر صحابی اور اہلبیت میں سے ہر ہستی اس فرمان میں داخل ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ **امام احمد رضا خان** علیه رحمة الرحمن نے کیا خوب فرمایا:

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اسمیں کوئی شک نہیں کہ انبیاء کرام علیهم السلام کی طرح صحابہ کرام رضی الله عنهم کے درمیان بھی درجات میں فرق ہے لیکن جس طرح ہر نبی پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح ہر صحابی کی عزت واحترام بھی ہم پر لازم اور انکی گستاخی بہت بڑا جرم ہے۔

عزیزان گرامی قدر!

اللہ رب العزت کی رحمت سے اہلسنت وجماعت کو جہاں دامن صحابہ کرام کے برکات حاصل ہوئے وہیں اہبیت کی غلامی بھی نصیب ہوئی۔ماہ رجب المرجب کی 15 تاریخ کو اہلبیت اطہار کے چمکتے ستارے،امام عالی مقام،سیدنا امام حسین رضی الله تعالیٰ عنه کے پڑپوتے،,,**سیدنا امام جعفر صادق** رضی الله تعالیٰ عنه،،کا یوم وصال ہے،جن کی سیرت مبارکہ کے چند اہم گوشوں پر ہم نے گزشتہ جمعة المبارک کو بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔اور چونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک عظیم ہستی کا اسی ماہ مبارک کی 22 تاریخ کو یوم وصال ہے۔لہذا آج ہم انکی سیرت مبارکہ کے چند اہم گوشوں پر گفتگو کریں گے۔وہ عظیم شخصیت پہلے سلطان اسلام،کاتب وحی،صحابی رسول،حضرت **سید نا امیر معاویه بن ابو سفیان** رضی الله تعالیٰ عنهما ہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں آل رسول اور اصحاب رسول علیهم الرضوان کی سچی عقیدت ومحبت نصیب فرمائے۔آمین

سیدنا امیر معاویه رضی الله تعالیٰ عنه کا مختصر تعارف

آپ رضی الله تعالیٰ عنه کی ولادت مبارکہ اعلان نبوت سے 5 سال پہلے مکہ شریف میں ہوئی۔آپ کا سلسلہ نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے پانچویں پشت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان عبدالمطلب کے دادا جناب عبد مناف پر جاکر مل جاتا ہے،لہذا آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی نسبی رشتہ دار ہیں،اور آپکی سگی بہن سیدتنا ام حبیبه رضی الله تعالیٰ عنها کو حضور جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے کا اور اس نکاح کی برکت سے ام المومنین (مومنوں کی ماں) کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہونے کا شرف حاصل ہوا،لہذا سیدنا امیر معاویہ رضی الله تعالیٰ عنه حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سالے اور امت مصطفوی کے ماموں ہوئے،جیسا کہ امام ابوبکر محمد بن حسین بغدادی رحمة الله تعالیٰ علیه سورة الممتحنہ کی آیت نمبر 7 کے تحت حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه سے نقل

کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا,,فَكَانَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُعَاوِيَةُ خَالَ الْمُؤْمِنِيْنَ ،، حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی الله تعالیٰ عنها ,,ام المومنین،،(امت کی ماں) ہوگئیں اور سیدنا معاویہ ,,خَالُ المومنين ،،(امت کے ماموں) ہوگئے۔(الشریعة ،باب ذکر مصاهرة النبی ﷺ ....الخ ،ج5ص2448رقم1930)

آپ رضی الله تعالیٰ عنه 7 ہجری میں صلح حدیبیہ کے دن ایمان لائے مگر اسلام کا اظہار فتح مکہ کے دن فرمایا۔اور سیدنا عمر فاروق رضی الله تعالیٰ عنه کے دور مبارک میں ملک شام کے گورنر بنے اور 20 سال تک اس عہدے پر فائز رہے، پھر نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی الله تعالیٰ عنه 6 ماہ خلافت فرما کر اس عہدے سے دستبردار ہوئے اور منصبِ خلافت سیدنا امیر معاویہ رضی الله تعالیٰ عنه کے سپرد کردیا۔اس طرح آپ رضی الله تعالیٰ عنه تمام اسلامی سلطنت کے امیر بنے اور 20 سال تک سلطنت اسلامیہ کے امیر رہے،اور کل 40 سال تک حکمران رہے۔بالآخر آپ رضی الله تعالیٰ عنه ماہ رجب المرجب 60 ہجری میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے،آپکی تاریخ وفات میں مختلف اقوال ہیں،عوام میں زیادہ مشہور 22 رجب المرجب کی تاریخ ہے۔

سید ناامیر معاویه رضی الله تعالیٰ عنه کے چند فضائل

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی الله تعالیٰ عنه کے فضائل ومناقب پر بے شمار روایات ہیں آپ بھی چند روایات ملاحظہ فرمائیں۔

نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے سیدنا امیر معاویہ رضی الله تعالیٰ عنه کے بارے میں دعا ارشاد فرمائی:

,,اَللّٰهُمَّ اجْعَلْه هَادِيًا مَهْدِيًاوَاهْدِهٖ وَاهْدِبِهٖ،،

ترجمہ:اے مالک ومولا اسے (یعنی حضرت معاویہ کو) ہادی ومہدی بنا،اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(اخرجه البخاری فی التاریخ الکبیر،ج5ص640رقم:791)

جس ہستی کیلئے نبی رحمت ﷺ ہدایت کی دعا فرمائیں، بلکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت نصیب ہونے کی دعا فرمائیں بھلا وہ کیسے ہدایت پر نہیں ہوگا؟ اور کیسے جنت کا مستحق نہیں ہوگی؟ مستجاب الدعوات (جنکی ہر دعا قبول ہوتی ہے) غلاموں کے آقا ومولا حضور سید المرسلین، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ دعا عظیم المرتبت محدثین ،فقہاء، متکلمین ،مؤرخین ،مفسرین اور کثیر بزرگان دین وعلمائے امت مسلمہ نے اپنی کتب میں روایت وذکر کیا، میں یہاں پر چند حوالہ لکھ دیتا ہوں تا کہ کسی قلبی مریض کو دل کا دورہ نہ پڑے۔

(ابن سعد،الطبقات الکبریٰ،ج 7ص292،رقم:3746،احمد بن حنبل،المسند،ج 29ص426،رقم:1789،ابن ابی خیثمه،التاریخ الکبیر،ج 1ص349،ترمذی،الجامع الصحیح،ج5ص687رقم:3842،ابن ابی عاصم،الاحادوالمثانی،ج 2ص358،رقم:1129،ابن خلال،السنة،ج 2ص450رقم:697,699،بغوی،معجم الصحابه،ج2ص146،طبرانی،المعجم الوسط،ج1ص205رقم:656،طبرانی،المسند الشامیین،ج 1ص181رقم:311،آجری،الشریعة،ج5ص2436رقم:1915،شیخ اصیبهانی،طبقات المحدثین،ج3ص343,،دقاق بغدادی،الفوائد،ص 211رقم:452،ابونعیم،تاریخ اصبهان،ص 221رقم:1915،ابونعیم،المعرفة الصحابه،ج4ص1836رقم:4634،ابونعیم،حلیة الاولیاء،ج 8ص358،خطیب بغدادی،تاریخ بغداد،ج 1ص407,408،خطیب بغدادی،تلخیص المتشابه،ج 1ص405,406،خطیب بغدادی،تالی تلخیص المتشابه،ج2ص539،رقم:328)

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی الله تعالیٰ عنه کیلئے یوں دعا فرمائی: ,,اَللّٰهُمَّ امْلَاه عِلْمًا،،

ترجمہ:اے اللہ معاویہ کو علم سے بھر دے۔(امام ابن حجر ،الاصابة،ج3ص433)

نبی کریم ﷺ نے ایک بار دعا فرمائی: اے اللہ معاویہ کو ملکوں کی حکومت عطا فرما،،(کنز العمال،ج1ص19)

سیدنا امیر معاویه رضی الله تعالی عنه کا عشقِ رسول

حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی الله تعالیٰ عنه نے سرکار ﷺ کی بارگاہ میں نعت پڑھی، رسول اللہ ﷺ نے خوش ہو کر انہیں تحفۃً اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی۔حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی الله تعالیٰ عنه نے کعب رضی الله تعالیٰ کی وفات کے بعد انکے صاحبزادے سے 20 ہزار درہم میں خریدی۔(جو کہ پاکستانی 36 لاکھ 75 ہزار روپے بنتے ہیں) (الاصابة،تذکرة کعب بن زهیر ،ج5ص444،مدارج النبوة،ج2ص338)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نبی کریم روف رحیم ﷺ کا کُرتا، ایک تہبند، ایک چادر اور چند موئے مبارک (بال مبارک) تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ ان مقدس کپڑوں میں مجھے کفن دیا جائے اور ناخن شریف وموئے مبارک میرے منہ اور ناک پر رکھ دیئے جائیں اور میرے سینے پر پھیلا دیئے جائیں، اور پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ (تاریخ الخلفاء، معاویہ بن سفیان، ص158، تاریخ ابن عساکر، معاویہ بن صخر... الخ، ج59ص229)

سبحان اللہ! امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل مبارک سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کی استعمالی چیزوں سے برکت حاصل کرنا جائز و مستحسن ہے، بلکہ ان کی برکت سے پریشانیاں بھی دور ہوتی ہیں، جیسا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام قمیض کی برکت سے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی بنائی واپس لوٹ آئی، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ,,فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ،، (پارہ 13، سورہ یوسف، آیت:96)

ترجمہ: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اسکی آنکھیں روشن ہوگئیں، (یعقوب علیہ السلام) نے کہا، میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے خود یہ کُرتا اپنے والد گرامی کے منہ پر ڈالنے کا ارشاد فرمایا تھا، قرآن مجید میں ہے: ,,اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا،،

ترجمہ: میرا یہ کُرتا لے جاؤ، اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو، انکی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

مقام حدیبیہ میں حضور سید عالم ﷺ نے بال مبارک کٹوائے، جنہیں صحابہ کرام نے اپنے پاس محفوظ کرلیا، سیدتنا ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے بھی چند موئے مبارک حاصل کر لئے، جب کوئی بیمار ہوتا، میں ان مبارک بالوں کو پانی میں ڈبو کر وہ پانی مریض کو پلا دیتی، اللہ تعالیٰ اس مریض کو شفا عطا فرما دیتا۔ (مدارج النبوۃ، ج2ص217)

حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: سرکار دو عالم ﷺ کا جبہ مبارک حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس انکے وصال تک رہا، انکی وفات کے بعد میں نے لے لیا، نبی کریم ﷺ اسے زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ ہم اسے دھو کر مریضوں کو اسکا پانی پلاتے جس سے انہیں شفا مل جاتی۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم استعمال اناء الذھب..... الخ، ص1147، الحدیث:2069)

حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں: ایک بار حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں پیغام بھیجا کہ آپ مجھے نبی کریم ﷺ کا استعمال شدہ موٹا اونی کرتا اور موئے مبارک عنایت فرما دیجئے۔ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے ذریعے یہ تبرکات آپ رضی اللہ عنہ کو بھجوائے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کُرتا لیکر پہنا، پھر آپ نے پانی منگوا کر موئے مبارک کو ڈبویا اور وہ مبارک پانی پیا اور بقیہ پانی اپنے جسم پر ڈال لیا۔ (سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن سفیان، ج4ص305، طبقات ابن سعد، معاویۃ بن سفیان، ج6ص18)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبتِ اہلبیت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا تذکرہ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب علی المرتضیٰ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی طرح گرج ہوتی، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے، اور جب نوازتے تو بارش کی طرح عطا فرماتے۔ بعض حاضرین نے دریافت کیا آپ افضل ہیں یا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ؟ فرمایا: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے چند نقوش بھی آل ابوسفیان سے بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شایان شان شعر سنائے میں اسے ہر شعر کے بدلے 1 ہزار دینار دوں گا۔ (دینار سونے کا ہوتا ہے لہذا 1 ہزار دینار کی پاکستانی رقم 2 کروڑ 6 لاکھ 25 ہزار روپے بنتی ہے) چنانچہ حاضرین شعر سناتے جاتے اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

فرماتے جاتے کہ آپ نے جو ,,امیرالمؤمنین علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت بیان کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بھی زیادہ افضل ہیں۔پھر حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت میں کئی اشعار سنائے۔(الناھیہ،فصل تابع فی فضائل معاویہ،ص59)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا،حضرت سیدنا ابو بکر صدیق،سیدنا عمر فاروق،سیدنا عثمان غنی اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی موجود تھے۔اچانک سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے معاویہ! کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ سیدنا معاویہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں اللہ کیلئے ان سے محبت کرتا ہوں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم دونوں کے درمیان آزمائش ہوگی،سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اسکے بعد کیا ہوگا؟ شفیع امت ﷺ نے فرمایا: (اسکے بعد) اللہ کی معافی،اسکی رضامندی اور جنت میں داخلہ۔حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ہم اللہ کے فیصلے پر راضی ہیں۔اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ,,وَلَوْشَاءَ اللّٰہُ مَااقْتَتَلُوْاوَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَایُرِیْدُ،، ترجمہ: اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔(تاریخ ابن عساکر،معاویہ بن صخر...الخ،ج59ص139)

ایک مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔آپ ﷺ نے حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور ہونٹ مبارک کو بوسہ لے رہے تھے۔بے شک جس زبان یا ہونٹ کو رسول اللہ ﷺ نے چوما اسے ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔(مسند احمد،مسند الشامیین،حدیث معاویہ بن سفیان،ج6ص17الحدیث:16848)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی مجلس کی تعریف کرتے ہوئے ایک قریشی سے فرمایا: مسجد نبوی میں چلے جاؤ،وہاں ایک حلقے میں لوگ ہمہ تن گوش ہوکر یوں باادب بیٹھے ہوں گے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔جان لینا یہی حضرت سیدنا ابو عبد اللہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس ہے۔نیز اس حلقے میں مذاق مسخری نام کی کوئی شئی نہ ہوگی۔(تاریخ ابن عساکر،حسین بن علی بن ابی طالب،ج14ص179)

حضرت سیدنا محمد بن ابو یعقوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی حضرت سیدنا امام حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات کرتے تو فرماتے ,,مَرْحَباً وَاھْلًا بِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ،، یعنی خوش آمدید! اے رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے! کہتے ہوئے استقبال کرتے اور انکی بارگاہ میں 3 لاکھ درہم پیش کرنے کا حکم فرماتے۔(3 لاکھ درہم کی پاکستانی رقم 6 کروڑ 12 لاکھ 50 ہزار روپے بنتی ہے)(طبقات ابن سعد،حسین بن علی،ج6ص409،معجم الصحابہ،معاویہ بن سفیان،ج5ص370)

سیدنا علی ومعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے افضل کون؟

یاد رہے! اگر ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دفاع کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ! ہم انکو حضرت مولیٰ کائنات علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم سے افضل یا برابر جانتے ہیں۔حاشا وکلا (ہرگز نہیں)

اس معاملے میں ہمارا وہی عقیدہ وموقف ہے جو سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن کا ہے،آپ فرماتے ہیں: ,,امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو انکا درجہ ان سب (عشرہ مبشرہ وغیرہ) کے بعد ہے۔اور حضرت مولیٰ علی (المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مقام رفیع (بلند وبالا مقام) وشان منیع (شان وعظمت) تک تو ان سے دور دراز منزلیں ہیں۔جن میں ہزاروں ہزار رہوار برق کردار (ایسے کشادہ وفراخ قدم گھوڑے جیسے بجلی کا جھٹکا) صبا رفتار (ہوا سے بات کرنے والے تیز رفتار گھوڑے) تھک رہیں اور قطع (مسافت) نہ کر سکیں۔مگر فضل صحبت (شرف صحابیت) وشرف سعادت خدائی دَین ہے۔(جس سے مسلمان آنکھ بند نہیں کر سکتا،تو انکی توہین وتنقیص کیسے گوارا رکھیں)(فتاوی رضویہ،ج29ص370،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن،لاھور)

کلام رضا کی وضاحت

حضرت سیدنا مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام ومرتبہ کے درمیان بجلی کی طرح تیز رفتار گھوڑا ہزاروں سال دوڑتا رہے تب بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام ومرتبہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

نوٹ: چونکہ اس دور میں چند سنیت کے لبادے میں دشمنان صحابہ موجود ہیں لہذا ہم پر لازم ہے کہ تخصیص کیساتھ نہ صرف حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب کا بیان اور بھرپور دفاع کریں بلکہ جس بھی صحابی رسول کی عزت وناموس پر حملہ ہو ہم پر لازم ہے کہ خصوصی طور پر انکی شان وعظمت کو بیان کریں۔

ایک مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمہ فرماتے ہیں: فرق مراتب بے شمار، اور حق بدستِ حیدرِ کرّار، مگر معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن ان پر بھی کارِ فجار، جو معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی حمایت میں عیاذاً باللہ اسدُ اللہ (مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے سبقت واوّلیت وعظمت واکملیّت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی، اور جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی محبت میں معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صحابیت ونسبت بارگاہِ حضرت رسالت بھلا دے وہ شیعی زیدی، یہی روز آداب بحمد اللہ تعالیٰ ہم اہل توسط واعتدال کو ہر جگہ ملحوظ رہتی ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج10ص199، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کلامِ رضا کی وضاحت

امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان مرتبہ کا فرق شمار سے باہر ہے۔ اگر کوئی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حمایت میں حضرت امام المسلمین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کی شان وعظمت کو گھٹائے وہ ناصبی یزیدی ہے۔ اور اگر کوئی حضرت مولیٰ المسلمین شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کی آڑ میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں توہین وتنقیص کرے تو وہ زیدی شیعہ ہے۔ الحمد للہ! ہمارا اہلسنت کا مسلک، مسلکِ اعتدال ہے جو ہر صاحبِ فضل کو بغیر کسی دوسرے کی توہین وتنقیص مانتا ہے، آج کے جاہلوں نے محبتِ علی کیلئے بُغضِ معاویہ شرط بنالیا ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں آل واصحاب کی محبت وعقیدت میں موت عطا فرمائے۔ آمین

کیا مسجد کا نام معاویہ رکھ سکتے ہیں؟

جی ہاں! مسجد کا نام معاویہ رکھ سکتے ہیں بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ نام کی مسجد میں نماز بھی پڑھی ہے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ,,ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمسجد بنی معاویہ دخل فرکع فیہ رکعتین وصلینا معہ ودعا ربہ طویلا ثم انصرف فقال: سالت ربی ثلاثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سالت ربی الا یھلک امتی بالسنۃ فاعطانیھا وسالتہ ان لا یھلک امتی بالغرق فاعطانیھا وسالتہ ان لا یجعل باسھم بینھم فمنعنیھا،، (صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، ص332، الحدیث:2890)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی معاویہ پر گزرے اس میں تشریف لے گئے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی پھر فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں۔ اس نے مجھے دو عطا فرمادیں ایک سے منع فرمادیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے۔ اس نے مجھے یہ عطا فرمادیا۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو ڈبو کر ہلاک نہ کرے۔ اس نے مجھے یہ بھی عطا فرمادیا۔ میں نے سوال کیا کہ انکی آپس میں جنگ نہ ہو۔ اس نے مجھے اس سوال سے منع فرمادیا (یاد رہے! نبی کی ہر دعا قبول ہوتی ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ کی تیسری دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو یہ دعا کرنے سے منع فرمادیا گیا کہ آپ یہ دعا نہ فرمائیں۔)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ,,اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنو

معاویہ میں نماز ادا فرمائی۔(فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ ،باب89،ج4ص403)
اگر معاویہ نام کی مسجد بنانا یا مسجد کا نام رکھنا جائز نہ ہوتا تو ضرور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا تو مسجد ضرار کی طرح اسے گرانے کا حکم فرماتے یا پھر اسکا نام بدل دیتے جیسے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ کسی کا نام ناپسند فرماتے تو اسے اچھے نام سے بدل دیتے۔

کیا بچے کانام معاویہ رکھ سکتے ھیں؟

جی ہاں! بچے کا نام معاویہ رکھنا نہ صرف جائز بلکہ دنیا و آخرت کی ڈھیروں برکات کا موجب ہے۔کیونکہ معاویہ نام نہ صرف حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے بلکہ آپ کے علاوہ بھی کم وبیش 20 صحابۂ کرام کا نام ہے۔اور ہم پہلے عرض کر چکے کہ اگر یہ نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ناپسند ہوتا تو آپ ضرور بدل دیتے۔اور یہ نام 1,2 نہیں بلکہ 20 سے زائد صحابہ کرام کا نام ہے تو اسکی برکتوں کا اندازہ کیسے لگایا جاسکتا ہے۔ہوسکتا ہے کوئی صاحب فرمائیں کہ معاویہ نام کے معنی اچھے نہیں تو ہم اس نام کے معنی بھی درج کر دیتے ہیں۔

معاویہ نام کے معنی:

رات کے آخری پہر میں چمکنے والا ستارہ جسکے طلوع ہونے پر کتے بھونکنا شروع کر دیتے ہیں۔(لسان العرب،ج15ص10،مطبوعہ بیروت)
بہتر ہے کہ صرف ,,معاویہ،، نام رکھنے کے بجائے ,,حسنین معاویہ،، نام رکھا جائے تا کہ دونوں نسبتیں حاصل ہوں۔

منقبتِ سیدنا امیرمعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لیتا ہوں اس لئے تو میں نام معاویہ
ہوں میں غلام ابنِ غلامِ معاویہ
ہاتھوں میں ان کے ہاتھ نا دیتے کبھی حسن
اک بھی نا ٹھیک ہوتا جو کام معاویہ
ہم نے تو دیکھنی ہے فقط نسبتِ نبی
ہے انکے قرب والوں میں نام معاویہ
نکلی ہے انکی مدح زبانِ حضور سے
ہے کس قدر بلند مقام معاویہ
نذرانہ انکا لیتے تھے حسنین شوق سے
دیتے تھے واپسی پہ سلام معاویہ
ہے یہ رضؔا کا فیض کہ راشدؔ کے ہاتھ میں
حبِّ علی کی مئے ہے اور جامِ معاویہ

فرمان :حسنی حسینی سید قبلہ ھاشمی میاں مدظلہ العالی ⟨آف انڈیا⟩

جس سے امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کی (یعنی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہم اس سے جنگ نہیں کریں گے اور جس سے امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کی ہے (یزید پلید) ہم اس سے صلح نہیں کریں گے۔

خادم العلم والعلماء:ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر: 0304.5845090 واٹس اپ نمبر: 0313.7013113